احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

خطبہ نمبر 48

منگل 30- نومبر 1999ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
CPL 61
PH: 0092 4524 213029
ایڈیٹر: عبدالسّمیع خان

منگل 30- نومبر 1999ء - 21 شعبان 1420 ہجری - 30- نبوت 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 272

کلام اللہ کی فضیلت

حضرت ابوسعیدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے-

جس کو قرآن نے میرے ذکر سے اور مجھ سے مانگنے سے روکے رکھا اس کو میں مانگنے والوں سے زیادہ اجر دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ کی فضیلت اس کی مخلوقات پر ہے-

(جامع ترمذی کتاب فضائل القرآن باب کیف کانت قراءۃ النبی)

نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن

جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے

صرف قرآن پڑھنا پڑھانا کافی نہیں اس کا مطلب بھی سمجھیں اور سمجھائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 26- نومبر 1999ء بمقام بیت الفضل کا خلاصہ

(یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن-26 نومبر 99ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور قرآن پاک کی فضیلت وعظمت پر روشنی ڈالی- حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا اس کے علاوہ سات دیگر زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا- حضور ایدہ اللہ اردو میں خطبہ ارشاد فرماتے ہیں اس کے علاوہ جن زبانوں میں ترجمہ نشر ہوا وہ یہ ہیں- عربی، انگلش، بنگالی، فرنچ، جرمن، بوسنین اور ترکش-

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 10 کی تلاوت فرمائی جس میں قرآن کریم کی عظمت اور فضیلت بیان ہوئی ہے-

حضور نے فرمایا کہ رمضان قریب آرہا ہے- ان دنوں میں تلاوت پر بہت زور دیا جاتا ہے- اس ضمن میں حضور نے احادیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم بیان فرمائیں جن میں ذکر ہے کہ اللہ نے فرمایا جسے قرآن کریم نے میرے ذکر اور مانگنے سے باز رکھا تو اسے میں مانگنے والوں میں سے زیادہ اجر دوں گا- پھر فرمایا قرآن جاننے والے اللہ کے عزیز ہیں- حضور نے فرمایا جماعت میں کثرت سے قرآن پڑھنے اور پڑھانے والے ہیں- خصوصاً عورتیں اس میں نمایاں ہیں- ان کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ کہ صرف قرآن پڑھنا پڑھانا کافی نہیں اس کے مطالب کو بھی سمجھیں اور سمجھائیں-

احادیث میں ہے قرآن قیامت کے دن پڑھنے والوں کے لئے بطور شفیع ہوگا- فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو- فرمایا جو ایسے وقت میں قرآن پڑھے کہ قرآن پڑھنا اس کے لئے مشکل ہو اس کے لئے دوہرا اجر ہے- فرمایا کتاب اللہ کا ایک ایک حرف پڑھنا نیکی ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ہے- حضور نے فرمایا ایسی تلاوت جو دل کو ہلائے اور لرزہ پیدا کردے تو اس کا اجر اس سے بھی زیادہ ہے-

حضرت مسیح موعود کے ارشادات بیان کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن کریم غم کی حالت میں نازل ہوا اس لئے تم بھی اسے غم کی حالت میں ہی پڑھو- تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو- جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے- انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن- حضرت صاحب نے فرمایا جو علوم قرآن میں ہیں دنیا کی کسی اور کتاب میں نہیں- حتیٰ کہ GENETICS کے بارے میں بھی علم موجود ہے- شیطان نے انسانی مخلوق میں جو تبدیلیاں کرنی تھیں ان کا ذکر بھی موجود ہے- کوئی ایسی بات نہیں جو قرآن میں نہ ہو- حضرت مسیح موعود کے حوالے سے فرمایا ہمارے نزدیک مومن وہی ہے جو قرآن کی سچی پیروی کرے اور اس کی اتباع میں اپنا وجود کھودے- حضور نے فرمایا لوگ قرآن کی ایک آیت پکڑ لیتے ہیں اور باقی قرآن بھول جاتے ہیں- پاکستان کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہر قسم کے گناہ اور جرائم ہو رہے ہیں مگر کسی کو اسکی فکر نہیں- اگر جنرل مشرف صرف اتنا ہی کام کردیں کہ لوگوں نے جو پیسے کھائے ہیں وہ واپس دلوادیں تو بڑی بات ہوگی- اب تک انہوں نے اسلام کی جو تعریف کی ہے وہ یہ ہے کہ شرافت اور دیانت سے کام لینے والا ہی مسلمان ہے- خدا کرے باقی لوگوں کو بھی یہ بات دکھائی دے جائے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قرآن میں روحانی بیماریوں کے علاوہ جسمانی بیماریوں کا بھی علاج ہے- حضور نے سورہ فاتحہ کے ذریعے علاج کا واقعہ سنایا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تائید فرمائی تھی- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا جو قرآن کی تعلیم پر عمل کرے وہ یقیناً ولی اور ابدال ہو جاتا ہے- حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں کسی احمدی گھر کو نہیں جانتا جس نے کسی نہ کسی کرامت کا مشاہدہ نہ کیا ہو- قرآن کی برکت ہے کہ اللہ قرآن پڑھنے اور جاننے والوں کی دشمنوں کے مقابل پر مدد کرتا ہے- اللہ تعالیٰ احمدیوں کی بھی مدد فرماتا ہے- اگر ان واقعات کو لکھا جائے تو کتاب بن جائے-

نصاب امتحان سہ ماہی چہارم 1999ء قیادت تعلیم مجلس انصاراللہ-پاکستان

1- ترجمہ قرآن کریم- پارہ 20- نصف اول

2- کتاب "ضرورۃ الامام" از حضرت مسیح موعود

3- کتاب "اسلام و دیگر مذاہب" (از حضرت المصلح الموعود)

امتحان 19- دسمبر 1999ء کو منعقد ہوگا- جملہ انصار سے درخواست ہے کہ نصاب کا مطالعہ کریں-

(قائد تعلیم مجلس انصاراللہ-پاکستان)

خصوصی درخواست دعا

حضرت مسیح موعود کے پوتے اور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے بیٹے محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی طبیعت پہلے سے زیادہ خراب ہے- فضل عمر ہسپتال کے انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں داخل ہیں- احباب سے درخواست ہے کہ درد دل سے محترم صاحبزادہ صاحب کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا کریں کہ شافی مطلق اپنے فضل سے جلد صحت وشفا عطا فرمائے-

نمائندہ "روزنامہ الفضل" کا دورہ

مکرم محمد احمد مظفر علوی آف اوکاڑہ نمائندہ "روزنامہ الفضل" الفضل میں اشتہارات کی ترغیب اور وصولی کے لئے ملتان، خانیوال، لودھراں، بہاولپور، رحیم یار خان، ڈیرہ غازی خان اور لاہور کے اضلاع کے دورہ پر تشریف لا رہے ہیں- عہدیداران جماعت احمدیہ سے تعاون کی اپیل کی جاتی ہے-

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت آج تک اسی طرح کام کر رہی ہے جس طرح یہ پہلے کیا کرتی تھی

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ یکم اکتوبر 1999ء بمطابق یکم اخاء 1378 ھجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

سیدنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ انفال کی آیت نمبر3 کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

مومن صرف وہی ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب ان پر اس کی آیات پڑھی جاتی ہیں تو وہ ان کو ایمان میں بڑھا دیتی ہیں اور وہ اپنے رب پر ہی توکل کرتے ہیں۔

اسی توکل کے موضوع پر چند احادیث نبوی کا انتخاب کیا ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود کے چند اقتباسات پیش کروں گا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہم غار میں تھے تو میں نے مشرکین کے قدموں کی طرف دیکھا جبکہ وہ ہمارے سروں پر آپہنچے تھے۔ اس وقت میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اگر ان میں کوئی اپنے قدموں کی طرف دیکھے تو وہ ہمیں دیکھ لے گا۔ اس پر آپ نے فرمایا "اے ابوبکر! تمہارا ان دو کے بارے میں کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔"

(صحیح بخاری کتاب المناقب)

کیسا پیارا جواب ہے اور اس جواب میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی شامل کر لیا (۔) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ان دونوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کا تیسرا اللہ ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگا کرتا تھا۔ حضور پر جب واللّٰہ یعصمک من الناس کی وحی نازل ہوئی کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کے برے ارادوں سے تمہیں محفوظ رکھے گا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس رات خیمہ سے باہر جھانکا تو فرمایا کہ اب تم لوگ جا سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لی ہے۔

(ترمذی ابواب التفسیر سورۃ المائدہ)

یہ بھی توکل کی انتہا ہے۔ ہر طرف دشمنی تھی، ہر طرف خطرہ تھا لیکن اس کے بعد کامل توکل سے کام لیا اور صرف اللہ ہی کی حفاظت پر بنا فرمائی۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایک جنگی مہم پر نجد کی طرف گئے۔ جب حضور صحابہ کے ساتھ واپس آئے تو وہ بھی حضور کے ساتھ واپس لوٹے۔ قافلہ ایک روز دوپہر کو ایک ایسی وادی میں پہنچا جہاں بہت سے کانٹے دار درخت تھے۔ آپ نے وہیں پڑاؤ فرمایا اور لوگ بکھر کر مختلف درختوں کے سائے میں آرام کے لئے چلے گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک کیکر کے درخت کے نیچے آرام کے لئے چلے گئے اور اپنی تلوار اس کے ساتھ لٹکا دی۔ یہ وہی توکل کا مضمون چل رہا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں تیری حفاظت کروں گا تو اس کے بعد ایک لمحہ بھی آپ نے کسی اور کی مدد پر بھروسہ نہیں فرمایا اور قافلہ سارا پھیلا ہوا تھا، ایک درخت کے نیچے جا کے آپ لیٹ گئے اور اپنی تلوار بھی وہاں لٹکا دی۔ ہم سب سو گئے۔ اچانک کیا سنتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بلا رہے ہیں اور کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے پاس ایک اعرابی کھڑا ہے۔ آپؐ نے فرمایا اس نے سوتے میں مجھ پر میری تلوار سونت لی تھی اور جب میں بیدار ہوا تو وہ تلوار اس کے ہاتھ میں لہرا رہی تھی۔ یہ کہنے لگا کہ تجھے مجھ سے کون بچا سکتا ہے۔ میں نے تین بار کہا اللہ، اللہ، اللہ۔ جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ، اللہ فرمایا تو کانپ کر اس کے ہاتھ سے تلوار چھوٹ کر نیچے گر گئی۔

ایک اور روایت میں جابرؓ کہتے ہیں کہ غزوہ ذات الرقاع میں ہم حضور کے ساتھ تھے۔ ایک دن ہم ایک سایہ دار درخت کے پاس پہنچے۔ ہم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آرام کے لئے اس کو منتخب کیا۔ اچانک ایک مشرک وہاں آپہنچا۔ یہ وہی واقعہ ایک اور روایت میں اس طرح بیان ہوا ہے۔ جب آپ کی تلوار درخت سے لٹک رہی تھی اس نے تلوار سونت لی اور کہنے لگا کیا تم مجھ سے ڈرتے ہو یا نہیں۔ حضورؐ نے اسے جواب دیا، نہیں، اس نے پھر کہا مجھ سے تمہیں کون بچا سکتا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ! اس پر تلوار اس کے ہاتھ سے گر پڑی تو حضورؐ نے تلوار اٹھائی اور فرمایا اب مجھ سے تجھے کون بچا سکتا ہے؟ اس پر کہنے لگا کہ آپ درگزر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ وہ تھا بھی پکا مشرک۔ جب یہ حضورؐ نے فرمایا اس نے جواب دیا، نہیں میں گواہی نہیں دیتا لیکن میں آپ سے عہد کرتا ہوں کہ آپ سے کبھی لڑائی نہیں کروں گا اور نہ ان لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گا جو آپ سے لڑتے ہیں۔'

اس حدیث میں بہت گہرا سبق یہ ہے کہ اسلام تلوار کے زور سے نہیں پھیلا۔ وہ موقع تھا کہ جب اس نے انکار کر دیا کہ میں آپ کو اللہ کا رسول نہیں مانتا تو تلوار سے اس کی گردن کاٹنی چاہئے تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف اس کے یہ کہنے پر کہ میں آپ سے لڑائی نہیں کروں گا اس کو چھوڑ دیا۔ وہ اپنے ساتھیوں سے جا ملا اور ان سے کہنے لگا کہ میں تمہارے ہاں ایک ایسے شخص کے پاس سے آیا ہوں جو لوگوں میں سے سب سے بہتر ہے۔

(بخاری کتاب المغازی غزوۃ ذات الرقاع)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی مجلس سے اٹھتے تو اپنے صحابہ کے لئے دعا کرتے کہ اے میرے اللہ تو ہمیں ایسا خوف عطا کر جو ہمارے اور تیری معصیت کے درمیان حائل ہو جائے۔ اور ہمیں اپنی ایسی اطاعت عطا کر جس کی وجہ سے تو ہمیں جنت میں پہنچا دے۔ اور ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔"

عظیم توکل ہے اور عجیب انکساری ہے۔ یہ نہیں فرمایا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب آسان ہو جائیں۔ فرمایا ایسا یقین بخش کہ جس کی وجہ سے دنیا کے مصائب تو ہم پر آسان کر دے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک ایک بات میں عرفان کی اتنی گہرائی ہے کہ انسان اس میں ڈوب کر حیران رہ جاتا ہے۔

اے میرے اللہ ہمیں اپنے کانوں، اپنی آنکھوں اور اپنی طاقتوں سے زندگی بھر صحیح صحیح فائدہ اٹھانے کی توفیق دے۔ اور ہمیں اس بھلائی کا وارث بنا۔ اور جو ہم پر ظلم کرے اس سے تو ہمارا انتقام لے۔ اور جو ہم سے دشمنی رکھتا ہے اس کے برخلاف ہماری مدد فرما۔ ہمارے دین کے بارے میں ہمیں کسی ابتلا میں نہ ڈال اور دنیا کو ہمارا سب سے بڑا غم اور فکر

روزنامہ الفضل ربوہ - پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت دار النصر غربی ربوہ - قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہ بنا اور دنیا میں ہمارا مبلغ علم نہ ہو۔ یعنی ہمارے علم کی پہنچ صرف دنیا تک ہی محدود نہ ہو۔ اور ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرتا ہو۔

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی جامع الدعوات)

آج کل خصوصیت کے ساتھ جماعت کو پاکستان کے حالات کے پیش نظر اس دعا پر بہت زور دینا چاہئے کہ اے ہمارے رب تجھ پر ہی توکل ہے ایسے شخص کو ہم پر مسلط نہ فرما جو بندوں پر رحم نہ کرتا ہو۔

حضرت معاذ بن رفاعہؓ نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق منبر پر چڑھے اور پھر بے اختیار رو دیئے اور فرمایا کہ آنحضور ﷺ پہلے سال جب منبر پر چڑھے تو رونے لگے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے عفو اور عافیت طلب کرو کیونکہ یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی خیر نہیں ہے جو کسی کو مل سکتی ہے۔"

(ترمذی کتاب الدعوات باب فی دعاء النبی ﷺ)

یقین کامل ہو تو عافیت لازماً عطا ہوتی ہے۔

اب میں حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے چند اقتباسات اسی توکل کے ضمن میں بیان کرتا ہوں۔ "دنیا میں سچا مذہب وہی ہے جو بذریعہ زندہ نشانوں کے یقین کی راہ دکھلاتا ہے۔ باقی لوگ اسی زندگی میں دوزخ میں گرے ہوئے ہیں۔ بھلا بتاؤ کہ ظن بھی کچھ چیز ہے جس کے دوسرے لفظوں میں یہ معنے ہیں کہ شاید یہ بات صحیح ہے یا غلط۔ یاد رکھو کہ گناہ سے پاک ہونا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ فرشتوں کی سی زندگی بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ دنیا کی بے جا عیاشیوں کو ترک کرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایک پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لینا اور خدا کی طرف ایک خارق عادت کشش سے کھینچے جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔"

یہاں زمین کو چھوڑنا اور آسمان پر چڑھ جانے سے مراد یہ رفع نہیں ہے جو حضرت عیسیٰؑ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ زمین کو چھوڑ کر زندہ آسمان پر چڑھ گئے۔ مراد یہ ہے کہ روحانی ترقی اور روحانی رفع ہو ہی نہیں سکتا جب تک یقین کامل نہ ہو۔

"خدا سے پورے طور پر ڈرنا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ تقویٰ کی باریک راہوں پر قدم مارنا اور اپنے عمل کو ریاکاری کی ملونی سے پاک کر دینا بجز یقین کے کبھی ممکن نہیں۔ ایسے ہی دنیا کی دولت اور حشمت اور اس کی کیمیا پر لعنت بھیجنا اور بادشاہوں کے قرب سے بے پرواہ ہو جانا اور صرف خدا کو اپنا ایک خزانہ سمجھنا بجز یقین کے ہرگز ممکن نہیں۔"

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 469، 470 مطبوعہ لندن)

حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے نوٹس پر مشتمل کاغذات کو دیکھتے ہوئے فرمایا:۔

آج تو میں نے ان کو مضمون کہا تھا کہ اتنا دیں کہ گھنٹے کے قریب پورا ہو جائے لیکن یہ تو دیکھتے دیکھتے گزر گیا تھوڑا سا رہ گیا باقی، جتنا بھی ہو۔

فرماتے ہیں۔ "یاد رکھو یقین بڑی چیز ہے۔ جو شخص یقین میں کامل ہوتا ہے خدا تعالیٰ خود اس کی دستگیری کرتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول طبع جدید ص 444)

اب یہ دستگیری شرط بتائی ہے یقین کی۔ وہ لوگ جو یقین کرتے ہیں اور پھر خیال کرتے ہیں کہ ہمیں کامل یقین ہے اور دستگیری کے لئے دوسروں کی طرف متوجہ ہو جاتے ہیں ان کی دستگیری خدا نہیں کرتا۔ اس کا مطلب ہے یقین نہیں ہے۔ اگر خدا ان کی دستگیری کرتا تو کبھی بھی وہ دوسروں کی طرف متوجہ نہ ہوتے۔

پھر حضور فرماتے ہیں۔ "تین روحانی مراتب کی حالتیں ہیں جن میں سے پہلی حالت علم الیقین کے نام سے موسوم ہے اور دوسری حالت عین الیقین کے نام سے نامزد ہے اور تیسری مبارک اور کامل حالت حق الیقین کہلاتی ہے۔ **اور انسانی معرفت کامل نہیں ہو سکتی اور نہ کدورتوں سے پاک ہو سکتی ہے جب تک حق الیقین تک نہیں پہنچتی۔** کیونکہ حق الیقین کی حالت صرف مشاہدات پر موقوف نہیں بلکہ یہ بطور حال کے انسان کے دل پر وارد ہو جاتی ہے اور انسان محبت الٰہی کی بھڑکتی ہوئی آگ میں پڑ کر نفسانی وجود سے بالکل نیست ہو جاتا ہے۔"

یہ حق الیقین کوئی دیکھنے سے تعلق رکھنے والی بات نہیں ہے جیسے دھواں اٹھتا دیکھو تو معلوم کر لو کہ شاید آگ جل رہی ہوگی بلکہ آگ میں پڑ جانا یعنی محبت الٰہی کی آگ میں فنا ہونے ہی کا نام حق الیقین ہے۔

"اپنے نفسانی وجود سے بالکل نیست ہو جاتا ہے اور اس مرتبہ پر انسانی معرفت پہنچ کر قال سے حال کی طرف انتقال کرتی ہے اور سفلی زندگی بالکل جل کر خاک ہو جاتی ہے اور ایسا انسان خدا تعالیٰ کی گود میں بیٹھ جاتا ہے جیسا کہ ایک لوہا آگ میں پڑ کر بالکل آگ کے رنگ میں آجاتا ہے اور آگ کی صفات اس سے ظاہر ہونی شروع ہو جاتی ہیں ایسے ہی اس درجہ کا آدمی صفات الٰہیہ سے ظلی طور پر متصف ہو جاتا ہے اور اس قدر طبعاً مرضات الٰہیہ میں فنا ہو جاتا ہے کہ خدا میں ہو کر بولتا ہے اور خدا میں ہو کر دیکھتا ہے اور خدا میں ہو کر سنتا ہے اور خدا میں ہو کر چلتا ہے گویا اس کے جبہ میں خدا ہی ہوتا ہے اور انسانیت اس کی تجلیّاتِ الٰہیہ کے نیچے مغلوب ہو جاتی ہے۔"

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 ص 24، 25 مطبوعہ لندن)

یہ کامل حالت آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے سوا کسی کو نصیب نہیں ہوئی اور حضرت مسیح موعود (۔) کو بھی اس کی پیروی کی توفیق حضرت رسول اللہ ﷺ کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اب تک حضور ہی کی راجدھانی چل رہی ہے (۔)

"اگرچہ انسان کو بشریت کے تقاضا سے اضطراب ہوتا ہے مگر وہ خاصہ بشریت ہے اور سب انبیاء بھی اس میں شریک ہیں جیسے کہ جنگ بدر میں آنحضرت ﷺ کو اضطراب ہوا تھا۔ مگر عام لوگوں میں اور انبیاء میں یہ فرق ہے کہ عام لوگوں کی طرح انبیاء کے اضطراب میں یاس کبھی نہیں ہوتی۔" اس وقت جو اضطراب کی کیفیت تھی اس میں مایوسی کا سوال تک نہیں تھا۔ "ان کو اس امر پر پورا یقین ہوتا ہے کہ خدا ضائع کبھی نہیں کرے گا۔ **میرا یہ حال ہے کہ اگر مجھے جلتی آگ میں بھی ڈالا جاوے تو بھی یہی خیال ہوتا ہے کہ ضائع نہ ہوں گا۔ اضطراب تو ہو گا کہ آگ ہے اس سے انسان جل جاتا ہے مگر امید ہوتی ہے کہ ابھی آواز آئے گی "اے آگ ٹھنڈی پڑ جا اور سلامتی کا باعث بن جا"**۔ لیکن دوسرے لوگوں کے اضطراب میں یاس ہوتا ہے خدا پر ان کو توقع نہیں ہوتی اور یہ کفر ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم طبع جدید حاشیہ ص 133)

پھر حضرت مسیح موعود (۔) فرماتے ہیں "ہم کو تو خدا پر اتنا بھروسہ ہے کہ ہم تو اپنے لئے دعا بھی نہیں کرتے کیونکہ وہ ہمارے حال کو خوب جانتا ہے۔"

یہ بھی ایک بہت ہی عظیم حالت ہے عرفان کی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جس طرح عرض کیا تھا رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر اس نے کوئی خیر مانگی نہیں تھی کہ مجھے فلاں چیز عطا کر دے۔ لما انزلت الی من خیر فقیر میں تو فقیر بیٹھا ہوں جو تو بہتر سمجھتا ہے وہی مجھے عطا کر اور اس دعا کے ذریعہ سے آپ کو سب کچھ مل گیا۔

حضرت ابراہیم کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے۔ حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا بلی ولکن الیکم لا ہاں حاجت تو ہے مگر تمہارے سامنے پیش کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ فرشتوں نے کہا اچھا خدا تعالیٰ کے ہی آگے دعا کرو تو حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا علمہ من حالی حسبی من سوالی وہ میرے حال سے ایسا واقف ہے کہ مجھے سوال کرنے کی ضرورت نہیں۔"

(ملفوظات جلد اول طبع جدید ص 444، 445)

پھر فرماتے ہیں "میں اپنے قلب کی عجیب کیفیت پاتا ہوں جیسے سخت حبس ہوتا ہے اور گرمی کمال شدت کو پہنچ جاتی ہے تو لوگ وثوق سے امید کرتے ہیں کہ اب بارش ہوگی ایسا ہی جب میں **اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہوتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔"**

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص احسان کا سلوک حضرت مسیح موعود (-) کے ساتھ تھا اور آپ ہی کی برکت سے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ساتھ بھی اسی سے ملتا ہوا سلوک ہوا کرتا تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود (-) کی جو دل کی کیفیت ہے اس کو صرف وہی دل جانتا ہے جس پر یہ گزرتی ہے کہ میں اپنی صندوقچی کو خالی دیکھتا ہوں تو مجھے خدا کے فضل پر یقین واثق ہو جاتا ہے کہ اب یہ بھرے گی اور ایسا ہی ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر فرمایا کہ "جب میرا کیسہ خالی ہوتا ہے تو جو ذوق اور سرور اللہ تعالیٰ پر توکل کا اس وقت مجھے حاصل ہوتا ہے میں اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتا اور وہ حالت بہت ہی زیادہ راحت بخش اور طمانیت انگیز ہوتی ہے بہ نسبت اس کے کہ کیسہ بھرا ہوا ہو۔"

"ان دنوں میں جبکہ دنیوی مقدمات کی وجہ سے والد صاحب اور بھائی صاحب طرح طرح کے ہموم و غموم میں مبتلا رہتے تھے وہ بسا اوقات میری حالت دیکھ کر رشک کھاتے اور فرمایا کرتے تھے کہ یہ بڑا ہی خوش نصیب آدمی ہے اس کے نزدیک کوئی غم نہیں آتا۔"

(ملفوظات جلد اول طبع جدید ص 216، 217)

ایک دفعہ جب غم قریب آنے والا تھا اس وقت الہام ہوا تھا۔ الیس اللّٰہ وہ دن اور پھر وفات کے دن تک غم قریب نہیں آیا۔ (حضور ایدہ اللہ نے اپنی انگشت مبارک میں پہنی ہوئی الیس اللہ والی انگوٹھی حاضرین کو دکھاتے ہوئے فرمایا "یہ وہی انگوٹھی ہے حضرت مسیح موعود (-) کی جو اس وقت میں نے پہنی ہوئی ہے۔)"

"یہ بھی یاد رکھو کہ مصیبت کے زخم کے لئے کوئی مرہم ایسا تسکین دہ اور آرام بخش نہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتا ہے وہ سخت مشکلات اور مصائب میں بھی اندر ہی اندر تسلی اور اطمینان پاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم طبع جدید ص 392، 393)

پھر فرماتے ہیں "حق کے طالب کے لئے نہایت ضروری ہے کہ اس حقیقی ایمان کی تلاش میں لگا رہے اور اپنے تئیں یہ دھوکہ نہ دے کہ میں (-) خدا اور رسول پر ایمان لاتا ہوں، قرآن شریف پڑھتا ہوں، شرک سے بیزار ہوں، نماز کا پابند ہوں اور ناجائز اور بد باتوں سے اجتناب کرتا ہوں۔ لیکن مرنے کے بعد کامل نجات اور سچی خوشحالی اور حقیقی سرور کا وہ شخص مالک ہوگا جس نے زندہ اور حقیقی نور اس دنیا میں حاصل کر لیا ہے جو انسان کے منہ کو اس کے تمام قوتوں اور طاقتوں اور ارادوں کے ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف پھیر دیتا ہے اور جس سے اس سفلی زندگی پر ایک موت طاری ہو کر انسانی روح میں ایک سچی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ وہ زندہ اور حقیقی نور کیا چیز ہے۔ وہی خداداد طاقت ہے جس کا نام یقین اور معرفت تامہ ہے۔ یہ وہی طاقت ہے جو اپنے زور آور ہاتھ سے ایک خوفناک اور تاریک گڑھے سے انسان کو باہر لاتی اور نہایت روشن اور پر امن فضا میں بٹھا دیتی ہے اور قبل اس کے کہ جو یہ روشنی حاصل ہو تمام اعمال صالحہ رسم اور عادت کے رنگ میں ہوتے ہیں۔"

بہت ہی فکر کی بات ہے سب کے لئے۔ یہ روشنی جب تک نصیب نہ ہو تمام اعمال صالحہ وہم سے ہی ہوا کرتے ہیں۔

"اور اس صورت میں ادنیٰ ادنیٰ ابتلاؤں کے وقت انسان ٹھوکر کھا سکتا ہے۔ بجز اس مرتبہ یقین کے خدا سے معاملہ صافی کس کا ہو سکتا ہے؟ جس کو یقین دیا گیا ہے وہ پانی کی طرح خدا کی طرف بہتا ہے اور ہوا کی طرح اس کی طرف جاتا ہے اور آگ کی طرح غیر کو جلا دیتا ہے اور مصائب میں زمین کی طرح ثابت قدمی دکھلاتا ہے۔ خدا کی معرفت دیوانہ بنا دیتی ہے مگر لوگوں کی نظر میں دیوانہ اور خدا کی نظر میں عقلمند اور فرزانہ۔ یہ شربت کیا ہی شیریں ہے کہ حلق سے اترتے ہی تمام بدن کو شیریں کر دیتا ہے۔ اور یہ دودھ کیا ہی لذیذ ہے کہ ایک دم میں تمام محنتوں سے فارغ اور لاپرواہ کر دیتا ہے۔ مگر ان دعاؤں سے حاصل ہوتا ہے جو جان کو ہتھیلی پر رکھ کر کی جاتی ہیں اور کسی دوسرے کے خون سے نہیں بلکہ اپنی سچی قربانی سے حاصل ہوتا ہے۔ کیسا مشکل کام ہے۔ آہ صد آہ"۔

(ایام الصلح، روحانی خزائن جلد 14 ص 245، 246)

یہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کفارے کی تردید بھی موجود ہے کسی دوسرے کے خون سے نہیں اپنے خون سے یہ نجات ملا کرتی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔ **"نجات کا سرچشمہ یقین سے شروع ہوتا ہے۔ سب سے بڑی نعمت یہ ہے کہ انسان کو اس بات کا یقین دیا جائے کہ اس کا خدا اور حقیقت موجود ہے۔** وہ مجرم اور سرکش کو بے سزا نہیں چھوڑتا اور رجوع کرنے والے کی طرف رجوع کرتا ہے۔ یہی یقین تمام گناہوں کا علاج ہے۔ بجز اس کے دنیا میں نہ کوئی کفارہ ہے، نہ کوئی خون ہے جو گناہ سے بچاوے۔ کیا تم دیکھتے نہیں کہ ہر ایک جگہ تمہیں یقین ہی ناکردنی باتوں سے روک دیتا ہے۔ تم آگ میں ہاتھ نہیں ڈال سکتے کہ وہ مجھے جلا دے گی تم شیر کے آگے اپنے تئیں کھڑا نہیں کرتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے کھا لے گا۔ تم کوئی زہر نہیں کھاتے کیونکہ تم یقین رکھتے ہو کہ وہ مجھے ہلاک کر دے گی۔ پس اس میں کیا شک ہے کہ بے شمار تجارب سے تم پر ثابت ہو چکا ہے کہ جس جگہ تمہیں یقین ہو جاتا ہے کہ یہ فعل یا یہ حرکت بلاشبہ تمہیں ہلاکت تک پہنچائے گی تم فی الفور اس سے رک جاتے ہو اور پھر وہ گناہ تم سے سرزد نہیں ہوتا پھر خدا تعالیٰ کے مقابل پر کیوں اس ثابت شدہ فلسفہ سے کام نہیں لیتے۔ کیا تجربہ نے اب تک گواہی نہیں دی کہ بجز یقین کے انسان گناہ سے رک نہیں سکتا۔ ایک بکری یقین کی حالت میں اس مرغزار میں چر نہیں سکتی جس میں شیر سامنے کھڑا ہو۔ پس جبکہ یقین لایعقل حیوانات پر بھی اثر ڈالتا ہے تو تم تو انسان ہو۔ **اگر کسی دل میں خدا کی ہستی اور اس کی ہیبت اور عظمت اور جبروت کا یقین ہو تو یقین ضرور اسے گناہ سے بچالے گا اور اگر وہ نہیں بچ سکا تو اسے یقین نہیں۔** کیا خدا پر یقین لانا اس یقین سے کمتر ہے جو شیر اور سانپ اور زہر کے وجود کا یقین ہوتا ہے۔ کاش میں کس دف کے ساتھ اس کی منادی کروں کہ گناہ سے چھڑانا یقین کا کام ہے۔ جھوٹی فقیری اور مشیخت سے توبہ کرانا یقین کا کام ہے۔ خدا کو دکھلانا یقین کا کام ہے۔"

(نزول المسیح، روحانی خزائن جلد 18 ص 473، 474 مطبوعہ لندن)

"وہ مذہب کچھ بھی نہیں اور گندہ ہے اور مردار ہے اور ناپاک ہے اور جہنمی ہے اور خود جہنم ہے جو یقین کے چشمے تک نہیں پہنچا سکتا۔ زندگی کا چشمہ یقین سے ہی نکلتا ہے اور وہ پر جو آسمان کی طرف اڑاتے ہیں وہ یقین ہی ہے۔ کوشش کرو کہ اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے"۔

بہت ہی عارفانہ کلام ہے اور یہی وہ چیز ہے جسے لوگ بھول جاتے ہیں۔

"اس خدا کو تم دیکھ لو جس کی طرف تم نے جانا ہے اور وہ مرکب یقین ہے جو تمہیں خدا تک پہنچائے گا۔ کس قدر اس کی تیز رفتاری ہے کہ وہ روشنی جو سورج سے آتی ہے اور زمین پر پھیلتی ہے وہ بھی اس کی سرعت رفتار کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتی۔"

(نزول المسیح روحانی خزائن جلد 18 ص 474)

پھر فرماتے ہیں: "صادق تو ابتلاؤں کے وقت بھی ثابت قدم رہتے ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ آخر خدا ہمارا ہی حامی ہوگا اور یہ عاجز اگرچہ ایسے کامل دوستوں کے وجود سے خدا تعالیٰ کا شکر کرتا ہے لیکن باوجود اس کے یہ بھی ایمان ہے کہ **اگرچہ ایک فرد بھی ساتھ نہ رہے اور سب چھوڑ چھاڑ کر اپنا اپنا راہ لیں تب بھی مجھے کچھ خوف نہیں۔ میں جانتا ہوں کہ خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ اگر میں پیسا جاؤں اور کچلا جاؤں اور ایک ذرے سے بھی حقیر تر ہو جاؤں اور ہر ایک طرف سے ایذاء اور گالی اور لعنت دیکھوں تب بھی میں آخر فتحیاب ہوں گا۔** مجھ کو کوئی نہیں جانتا مگر وہ جو میرے ساتھ ہے۔ میں ہرگز ضائع نہیں ہو سکتا۔ دشمنوں کی کوششیں عبث ہیں اور حاسدوں کے منصوبے لاحاصل ہیں۔"

پھر فرماتے ہیں۔

"اے نادانو اور اندھو مجھ سے پہلے کون صادق ضائع ہوا جو میں ضائع ہو جاؤں گا۔ کس سچے وفادار کو خدا نے ذلت کے ساتھ ہلاک کر دیا جو مجھے ہلاک کرے گا۔ یقیناً یاد رکھو اور کان کھول کر سنو کہ میری روح ہلاک ہونے والی روح نہیں اور میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں۔ مجھے وہ ہمت اور صدق بخشا گیا ہے جس کے آگے پہاڑ ہیچ ہیں۔ میں کسی کی پرواہ نہیں رکھتا۔ میں اکیلا تھا اور

اکیلا رہنے پر ناراض نہیں۔ کیا خدا مجھے چھوڑ دے گا؟ کبھی نہیں چھوڑے گا۔ کیا وہ مجھے ضائع کر دے گا؟ کبھی نہیں ضائع کرے گا۔ دشمن ذلیل ہوں گے اور حاسد شرمندہ اور خدا اپنے بندہ کو ہر میدان میں فتح دے گا۔ میں اس کے ساتھ' وہ میرے ساتھ ہے۔ کوئی چیز ہمارا پیوند توڑ نہیں سکتی اور مجھے اس کی عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے دنیا اور آخرت میں اس سے زیادہ کوئی چیز بھی پیاری نہیں کہ اس کے دین کی عظمت ظاہر ہو۔ اس کا جلال چمکے اور اس کا بول بالا ہو۔ کسی ابتلا سے اس کے فضل کے ساتھ مجھے خوف نہیں اگرچہ ایک ابتلا نہیں کروڑ ابتلا ہو۔ ابتلاؤں کے میدان میں اور دکھوں کے جنگل میں مجھے طاقت دی گئی ہے۔

من نہ آنستم کہ روز جنگ بینی پشت من
آں منم کاندرمیان خاک و خون بینی سرے

(انوار الاسلام' روحانی خزائن جلد 9 ص 23)

میں وہ نہیں ہوں کہ جنگ کے روز تم میری پیٹھ دیکھ سکو۔ میں وہ ہوں کہ خاک و خون میں لتھڑا ہوا میرا سر دیکھ سکتے ہو مگر پیٹھ نہیں دیکھ سکو گے۔

یہ اقتباسات تھے جس میں کامل توکل کا مضمون بہترین رنگ میں بیان ہوا ہے۔ اس سے بہتر کوئی الفاظ اس مضمون پر روشنی نہیں ڈال سکتے۔ اور وہی لوگ جو حضرت اقدس مسیح موعود (۔) کے مقام کو پہچانتے اور اس کی قدر رکھتے ہیں وہی اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔

(الفضل انٹرنیشنل لندن 5 نومبر 1999ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبرکات

الحکم قادیان 21 مئی 38ء

حضرت مسیح موعود کا لباس

حضرت جناب مفتی محمد صادق صاحب

حضرت مسیح موعود کا لباس بہت سادہ ہوتا تھا۔ گرمیوں میں ململ کا کرتا۔ اور کسی قسم کے موٹے کپڑے کا پاجامہ پہنتے تھے۔ سر پر رومی ٹوپی رکھتے تھے۔ لیکن اندرون خانہ ننگے سر بیٹھ کر تحریر کا کام کرتے تھے۔ کرتے پر عموماً ایک واسکٹ پہنتے تھے جس کی جیب میں کچھ نقدی اور گھڑی رکھتے تھے۔ گھڑی کو بعض دفعہ ایک رومال میں باندھ کر جیب میں ڈال لیتے تھے۔

باہر آنے کے وقت سر پر عمامہ ٹوپی کے اوپر باندھ لیتے تھے۔ اور ایک لمبا کوٹ یا چوغہ واسکٹ کے اوپر پہن لیتے تھے۔

آپ کا عمامہ عموماً سفید ململ کا اور بھاری عمامہ ہوتا تھا۔ چھوٹا عمامہ چند لپیٹ کا آپ کو پسند نہ تھا ایک دفعہ خواجہ کمال الدین صاحب جب پشاور میں وکالت کرتے تھے۔ تو ایک بہت ہی مختصر سی لنگی دو تین لپیٹ والی سر پر باندھے ہوئے آئے۔ تو حضرت مسیح موعود نے ان کی طرف تبسم کرتے ہوئے فرمایا۔

"خواجہ صاحب! یہ کیا آپ نے بھنگی سی باندھ لی ہے۔"

بھنگی اس کپڑے کو کہتے ہیں۔ جو ہندو صاحبان اپنے باپ یا ماں کے مرنے پر سر منڈوا کر ایک چھوٹا سا کپڑا سر پر باندھ لیتے ہیں۔

ایک دفعہ ایک دوست نے کسی امیر کی بعض فضول خرچیوں کی حضرت مسیح موعود کی خدمت میں شکایت کرتے ہوئے کہا۔ کہ وہ بے شک روزانہ صاف کرتہ پاجامہ بدل لیا کریں۔ حضرت نے فرمایا۔

"ہم تو ساتویں دن کپڑے بدلتے ہیں۔"

حضرت صاحب جب مکان سے باہر تشریف لاتے تھے۔ تو پورے لباس میں ہوتے تھے۔ یعنی کرتہ۔ پاجامہ۔ واسکٹ۔ لمبا کوٹ۔ اور عمامہ پہنے ہوئے ہوتے تھے۔ اور بیت الذکر میں بھی اسی طرح پورے لباس میں تشریف فرما ہوتے تھے۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی عادت ہے۔ کہ ہمیشہ پورے لباس میں بیت میں تشریف لاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود کا پاجامہ ڈھیلا اور کشادہ ہوتا تھا۔ جس کو اہلحدیث شرعی پاجامہ کہتے ہیں۔ اس سے بھی کسی قدر کھلا ہوتا تھا۔ مگر آپ کو سلوار پہنے ہوئے کبھی نہیں دیکھا گیا۔ جو بہت کھلی ہوتی ہے۔ البتہ ابتدائی زمانہ میں ایک دفعہ میں نے حضرت صاحب کو غرارہ پہنے دیکھا ہے۔ جو پتلون نما مگر بہت کھلا پاجامہ ہوتا ہے۔ اب اس کا رواج نہیں۔ مگر تیرھویں صدی ہجری کے آخیر میں پنجاب کے شرفاء میں اس کا رواج بہت تھا۔ چونکہ حضرت مسیح موعود لباس کے معاملہ میں کسی خاص فیشن کے پابند نہ تھے۔ اس واسطے جس قسم کا کپڑا کوئی دوست پیش کرتا۔ اسے پہن لیتے۔

عموماً آپ کا عمامہ سفید ململ کا ہوتا۔ مگر ایک دفعہ ایک دوست لنگی لائے۔ جو غالباً زرد رنگ کی تھی۔ اور اس میں پلّہ بھی تھا۔ جو دونوں طرف ہوتا ہے۔ تو آپ نے وہی لنگی سر پر باندھ لی۔ رات کے وقت پاجامہ اتار کر ایک تہ بند چادر باندھ لیا کرتے تھے۔

آخری سالوں میں عموماً شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم حضور کے واسطے کوٹ واسکٹ اور پاجامہ بنوا کر لایا کرتے تھے۔ اور وہی پہنا کرتے تھے۔ اور عموماً گرمیوں میں بھی آخری سالوں میں سرج کا کوٹ پہنے رہتے تھے۔ مکان سے باہر نکلتے تھے۔ تو عصاء ضرور ہاتھ میں ہوتا تھا۔ اور اگر خدام کے ہجوم میں کسی کا پاؤں حضور کے عصاء کو لگ جاتا۔ تو پیچھے پھر کر نہ دیکھتے کہ کس کا پاؤں لگا ہے۔ تاکہ کوئی شرمندہ نہ ہو۔ اور پھر عصاء کو ایسی طرح اٹھا لیتے۔ کہ وہ زمین سے نہ لگتا۔ تاکہ پھر کسی کا پاؤں اس پر نہ پڑے۔

جب سردی بہت تیز ہوتی تو پوستین پہنا کرتے تھے۔ جو غالباً صاحبزادہ عبداللطیف صاحب نے حضور کی خدمت میں پیش کی تھی۔ لیکن یہ پوستین چند سال ہی دیکھی گئی۔

تنگ لباس آپ پسند نہ کرتے تھے۔ اسی وجہ سے گلے کا بٹن اکثر کھلا رہتا تھا۔ آپ کا لباس بہت قیمتی نہ ہوتا تھا۔ اور نہ کبھی آپ نے لباس بنوانے پر کوئی خاص توجہ کی تھی۔ جیسا گھر والوں نے بنا دیا یا باہر سے کوئی دوست بنوا لایا۔ بے تکلف پہن لیتے تھے۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں اور برکتیں اور فضل بے انتہا ہوں آپ کی روح پر اور آپ کی اہلیہ اور اولاد در اولاد پر ابدالآباد کے لئے۔ آمین ثم آمین

رپورٹ: ثاقب محمود عاطف صاحب

مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا

16 واں سالانہ اجتماع

خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کا 16 واں سالانہ اجتماع مورخہ 2' 3۔ اکتوبر 1999ء بیت الہدیٰ میں اپنی بلند دینی روایات کے ساتھ منعقد ہوا۔ خدام اور اطفال کے اس مرکزی اجتماع میں 162 خدام و اطفال آسٹریلیا کے طول و عرض سے شرکت کے لئے تشریف لائے۔ بعض خدام 16 گھنٹے کا طویل سفر طے کر کے اس پاکیزہ مجلس میں خدا کی رضا کی خاطر شریک ہوئے۔

اجتماع کی تیاری

خدام کے اس اجتماع کے لئے تقریباً ڈیڑھ ماہ سے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اجتماع کے جملہ امور کو احسن طریق پر چلانے کے لئے ایک کمیٹی بنائی گئی جس میں ہر شعبہ کے ناظمین اور معاونین نے بہت محنت سے کام کیا۔ خدام و اطفال نے نہایت جوش اور جذبہ کے ساتھ وقار عمل میں حصہ لیا جس میں بیت الذکر اور اس کے ارد گرد کے حلقہ کی صفائی کی گئی۔ اجتماع کے لئے بیت الذکر کے دونوں ہالز استعمال کئے گئے۔ خدام کے لئے بالائی اور اطفال کے لئے نیچے والا ہال استعمال کیا گیا۔ دونوں ہالز کو نہایت خوبصورت بینرز اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے سجایا گیا۔ دیواروں پر مختلف رنگوں کے ربنز ستاروں کے ساتھ آویزاں کئے گئے تھے۔ سٹیج کے لئے سیاہ اور سفید رنگ کا کپڑا جو کہ خدام الاحمدیہ کے جھنڈے کا رنگ ہے استعمال کیا گیا۔ سٹیج کے عقب میں آسٹریلیا کا بڑا نقشہ تھا جس کو منارۃ المسیح سے نکلتی ہوئی نور کی شعاعیں منور کر رہی تھیں۔ اس طرح سٹیج کی دونوں جانب رنگ برنگے ستاروں پر اللہ تعالیٰ کے صفاتی اسماء ایک نہایت پیارا سماں پیش کر رہے تھے۔ غرض یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال اجتماع گاہ کی تزئین و آرائش گذشتہ سال سے بڑھ کر ہوئی تھی۔

درس قرآن وحدیث

اجتماع کے موقع پر باجماعت نماز اور تہجد بھی ادا کی جاتی رہی اور درس القرآن اور درس حدیث و ملفوظات سے بھی خدام اور اطفال مستفیض ہوئے۔

اجتماع کے موقعہ پر علمی اور جسمانی مقابلہ جات میں بھی خدام اور اطفال نے بہت ذوق شوق سے حصہ لیا۔

مجلس شوریٰ کی میٹنگ

یکم اکتوبر 1999ء جمعہ کی رات کو محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ کی زیر صدارت شوریٰ کی میٹنگ ہوئی جس میں ہر صوبہ سے آئے ہوئے قائدین اور نمائندگان نے شرکت کی۔

تقریب پرچم کشائی

مورخہ 2۔ اکتوبر بروز ہفتہ صبح 9 بجے پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوئی۔ یہ تقریب بیت کے سامنے والے احاطہ میں منعقد ہوئی۔ مکرم فیروز علی صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا نے لوائے احمدیت لہرایا جبکہ آسٹریلیا کا پرچم مکرم بشیر احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ملبورن نے لہرایا۔ اس موقعہ پر فضا نعرہ ہائے تکبیر اور دوسرے نعروں سے گونجتی رہی۔ مکرم سید فواض احمد صاحب نے ترانہ "ہیں بادہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مست بادہ آشام احمدیت" خوش الحانی سے پیش کیا۔ ان کے ساتھ ساتھ سب حاضرین نے بھی اس ترانے کو دہرایا۔ اس کے بعد اطفال کے ایک گروپ نے آسٹریلیا کا قومی ترانہ پیش کیا۔

افتتاحی تقریب

پرچم کشائی کے بعد تقریباً ساڑھے نو بجے صبح اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم فیروز علی شاہ صاحب صدر مجلس کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت مکرم احمد عمر خالد صاحب نے پیش کی۔ اس کے بعد صدر خدام الاحمدیہ نے خدام کا عہد دہرایا۔ مکرم ڈاکٹر عمر شباب خان صاحب نے حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام "عہد شکنی نہ کرو اہل وفا ہو جاؤ" نہایت عمدگی سے سنایا۔ اس کے بعد صدر صاحب نے افتتاحی خطاب میں اجتماع کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ محترم صدر صاحب نے تقویٰ کے مضمون پر قرآن کریم' احادیث اور حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے حوالہ جات پیش کئے۔ محترم صدر صاحب نے فرمایا کہ اپنی زندگیوں کے ہر پہلو میں تقویٰ کے اعلیٰ معیار کو مد نظر رکھیں اور ایک دوسرے سے پیار اور محبت سے پیش آئیں۔

صدر صاحب کے خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ کا محبت بھرا پیغام پڑھ کر سنایا گیا جو ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ نے از راہ شفقت اس موقع پر خدام الاحمدیہ آسٹریلیا کے لئے ارسال فرمایا تھا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغام میں فرمایا:

"سب تعریفیں خدا کے لئے ہیں۔ خدا تعالیٰ آپ سب پر بہترین جزا کے ساتھ اپنا فضل فرمائے اور آپ کو (-) احمدیت کی خدمت کے لئے بہترین مواقع مہیا فرمائے۔ سب احباب جماعت کو میرا محبت بھرا السلام علیکم پہنچادیں۔"

حضور انور کے پیغام کے بعد وفاقی وزیر برائے امیگریشن اور ثقافتی امور آسٹریلیا جناب فلپ رڈوک (Hon.Philip Ruddock) کے پیغام کا ترجمہ پڑھ کر سنایا گیا جو انہوں نے اس موقع کے لئے ارسال کیا تھا۔ وزیر موصوف نے لکھا کہ :

"میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو اور ان تمام لوگوں کو جو اس سالانہ اجتماع میں شرکت کر رہے ہیں نیک خواہشات بھیجتے ہوئے نہایت خوشی محسوس کر رہا ہوں۔ میں اس اجتماع میں شرکت کے لئے دعوت نامے پر جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور معذرت خواہ ہوں کہ اس موقع پر شرکت کرنے سے قاصر ہوں۔ یہ سالانہ اجتماع جماعت احمدیہ کے نوجوانوں کے لئے اچھا موقع فراہم کرتا ہے جس میں آسٹریلیا کے تمام حصوں میں رہنے والے ہم عقیدہ لوگوں سے ملتے ہیں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس اجتماع میں کوئینز لینڈ' جنوبی آسٹریلیا' وکٹوریہ' آسٹریلیا کے دارالحکومت اور نیو ساؤتھ ویلز سے لوگ شرکت کریں گے۔ اس موقع پر آپ کے لئے بہت سی مصروفیات کا اہتمام کیا گیا ہے جس میں جسمانی اور علمی مقابلہ جات' عام معلومات اور سوال و جواب کی محفل شامل ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اس موقع سے لطف اندوز ہوں گے اور یہ موقع آپ کے لئے نئے دوست بنانے اور جان پہچان بڑھانے کا موجب ہوگا۔

مجھے احمدیہ ایسوسی ایشن کی طرف سے جو دعوت نامہ ملا ہے اس پر جماعت احمدیہ کا نصب العین لکھا ہوا تھا یعنی "محبت سب سے نفرت کسی سے نہیں" یہ بہت ہی اہم اور متاثر کر دینے والا نصب العین ہے۔ یہ ماٹو ہمیں ایک دوسرے کے لئے رواداری اور مختلف لوگوں کو قبول کرنے کی تعلیم دیتا ہے۔ جب ہم اس دنیا کے مختلف خطوں میں بدقسمت حالات کا مشاہدہ کرتے ہیں تب ہمیں احساس ہوتا ہے کہ یہ خصوصیات یعنی رواداری وغیرہ کتنی اہم ہیں۔ ہم بہت خوش قسمت ہیں کہ ہم ایک ایسے ملک میں بستے ہیں جہاں لوگوں میں ایک دوسرے کے لئے اعلیٰ درجے کی رواداری کا مادہ پایا جاتا ہے اور جہاں لوگ بخوشی مختلف ثقافتیں قبول کرتے ہیں۔ اس بات کا سمجھنا ضروری ہے کہ ان خصوصیات کا قیام ہم سے انفرادی اور اجتماعی طور پر ایک ذمہ دارانہ رویہ کا تقاضا کرتا ہے۔ میں جماعت احمدیہ آسٹریلیا کو نوجوانوں کے اس اجتماع پر مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ میری یہ خواہش ہے کہ اس اجتماع میں شمولیت آپ سب کے لئے لطف اندوز کر دینے والا قیمتی تجربہ ثابت ہو۔"

اس کے بعد علمی مقابلہ جات شروع ہوئے۔ اردو اور انگریزی کی تقاریر کے مقابلہ جات الگ الگ منعقد کئے گئے۔ نماز ظہر اور عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد جسمانی مقابلہ جات شروع ہوئے جس میں رسہ کشی' لمبی چھلانگ' گولہ پھینکنا' 100 میٹر کی دوڑ اور فٹ بال شامل تھے۔

شام کے کھانے کے بعد دینی معلومات اور بیت بازی کے مقابلہ جات ہوئے۔ سب ٹیموں نے خوب تیاری کی ہوئی تھی۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے ٹیموں سے سوال پوچھے۔

آپ نے سامعین کی توجہ برقرار رکھنے کے لئے ان سے بھی سوالات پوچھے اور بعض سوالوں کے جواب کے وقت ان کی مختصر تاریخ بھی بیان فرمائی۔

مورخہ 3۔ اکتوبر بروز اتوار نماز تہجد' فجر اور درس قرآن کے بعد تین ٹانگوں کی دوڑ اور والی بال کے مقابلہ جات ہوئے۔ دوسری نشست میں نظم خوانی کا مقابلہ ہوا۔ نظم کے بعد مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب مربی سلسلہ وکٹوریہ نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں خدام کو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے اور اس کے نئے سے نئے معارف سیکھنے کی طرف توجہ دلائی اور حدیث کا علم حاصل کرنے کی بھی تلقین فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی کتب علوم کا خزانہ ہیں چنانچہ خدام کو چاہئے کہ ان کا باقاعدگی سے مطالعہ کریں۔ اس کے علاوہ انہوں نے دنیاوی علم کے حصول کی طرف بھی خدام کو توجہ دلائی اور سلسلہ کے کاموں کے لئے وقت قربان کرنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ مولانا قمر صاحب کی تقریر کے بعد سوال و جواب کی مجلس ہوئی جس میں خدام نے مختلف سوال پوچھے۔ اس سلسلہ میں پینل مقرر کیا جس کے ممبران مکرم خالد سیف اللہ صاحب' مولانا قمر داؤد صاحب' مکرم ڈاکٹر اسلم ناصر صاحب اور مکرم ڈاکٹر شباب خان صاحب شامل تھے۔ بعد میں کرکٹ کے میچز شروع ہوئے جو کہ نماز ظہر و عصر اور کھانے کے وقفہ کے بعد تک جاری رہے۔

دوسری جانب اطفال الاحمدیہ کے پروگرام بھی جاری رہے جس میں صبح کے سیشن کی صدارت کے فرائض صدر صاحب خدام الاحمدیہ نے انجام دئے۔ مکرم منیر احمد صاحب مربی اطفال نے تربیت کے موضوع پر اطفال سے خطاب کیا اور اطفال کے دیگر مقابلہ جات ہوئے جن میں فٹ بال' رسہ کشی' 100 میٹر کی دوڑ اور سیک ریس وغیرہ شامل تھیں۔

اختتامی تقریب

مورخہ 3۔ اکتوبر کو سہ پہر 4 بجے مکرم مولانا محمود احمد صاحب شاہد' امیر جماعت احمدیہ آسٹریلیا کی زیر صدارت تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی جس میں تمام اطفال اور خدام نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد اشرف جنجوعہ صاحب نے کی اور خاکسار ثاقب محمود عاطف نے حضرت مصلح موعود کا دعائیہ کلام "بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے" پیش کیا۔ صدر مجلس مکرم فیروز علی صاحب نے مجلس کی رپورٹ پیش کی جس میں سال بھر کے مختلف کاموں کا تفصیلی ذکر تھا جو مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام سرانجام پائے۔ صدر صاحب نے اپنی رپورٹ میں سب اطفال اور خدام کا شکریہ ادا کیا جو اپنا قیمتی وقت اور مال قربان کر کے اس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے تھے۔ بعد میں تقسیم انعامات کا سلسلہ شروع ہوا۔ خدا کے فضل سے انعامات کی تعداد پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ انعامات (ٹرافیاں) میزوں کے اوپر قرینے سے سجائے گئے تھے جو کہ بے حد خوبصورت معلوم ہوتے تھے۔ خدام میں انعامات تقسیم کرنے کے لئے محترم امیر صاحب سے درخواست کی گئی تھی۔ محترم امیر صاحب نے فرمایا کہ اس سال جس حلقہ یا مجلس کو علم انعامی ملا ہے اس حلقہ کے قائد یا زعیم صاحب میری طرف سے خدام میں انعامات تقسیم کریں گے۔ لہٰذا یہ شرف حلقہ الناصر (سڈنی) کے زعیم مکرم امجد حبیب خان صاحب کے حصہ میں آیا اور انہوں نے خدام میں انعامات تقسیم کئے۔ مکرم مولانا قمر داؤد کھوکھر صاحب نے اطفال میں انعامات تقسیم کئے۔ حلقہ الناصر اس سال کا بہترین حلقہ قرار پایا لہٰذا مکرم امیر صاحب نے حلقہ الناصر کے زعیم صاحب کو علم انعامی سے نوازا۔ اسی طرح دعوت اللہ کے میدان میں مجلس خدام الاحمدیہ برزبن آگے رہی۔ مال اور وقار عمل کے شعبہ میں بھی حلقہ الناصر اول رہا۔ نماز کے شعبہ میں حلقہ النور آگے رہا۔ ان حلقہ جات کے زعماء کو محترم امیر صاحب نے ٹرافیاں پیش کیں۔

اس کے بعد مکرم و محترم مولانا محمود احمد صاحب شاہد نے خدام اور اطفال سے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے حضرت مسیح موعود کے ملفوظات میں سے اپنے خطاب کے لئے انتخاب فرمایا تھا۔ اور امام آخرالزمان کے مبارک الفاظ میں خدام کو نصیحت فرمائی کہ حضرت مسیح موعود اپنی جماعت کو تقویٰ کے کس معیار پر دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے حضرت مسیح موعود کے پیغام کو لے کر آگے بڑھنا ہے سارا جہان ہمارا ہے کیونکہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار ہیں جن کے بارے میں قرآن کریم میں آتا ہے کہ آپ تمام جہانوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں اور تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے ہیں کیونکہ آپ مشرق و مغرب کے رسول نہیں بلکہ ساری دنیا کے رسول ہیں۔ آپ نے خدام کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ کامل یقین رکھیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اس کو اپنے دل و جان میں بسائیں کیونکہ وہ برائیاں' وہ گند' جو دنیا میں ہے اگر ہم اپنے خدا کو دل و جان میں نہیں بسائیں گے تو کون ہے جو ہم کو ان سے محفوظ رکھے گا۔

محترم امیر صاحب نے اپنا خطاب جاری رکھتے ہوئے اجتماع کے جملہ انتظامات کی تعریف کی اور فرمایا کہ خدا کے فضل سے یہ اجتماع ہر جہت سے پہلے سے بڑھ کر کامیاب رہا ہے اور ہر شعبہ میں نہایت عمدگی سے کام سرانجام دیا گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے دلوں کو اب یہ تسلی ہے کہ خدا کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ آسٹریلیا اب اس مقام پر ہے کہ جماعت کا بوجھ اپنے کندھوں پر اٹھا سکے۔ آپ نے اجتماع کی تزئین و آرائش کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ آسٹریلیا کو یہ پیغام دیا جا رہا ہے کہ اگر یہاں کی تاریکی دور ہوگی تو وہ منارۃ المسیح سے نکلنے والی شعاعوں سے دور ہوگی انشاء اللہ۔ آپ نے اجتماع کے انتظامات کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا کہ بلاشبہ صدر صاحب خدام الاحمدیہ اور ان کی ٹیم ہمارے شکریہ اور مبارکباد کی مستحق ہیں۔

بعد میں آپ نے دور دراز علاقوں سے سفر کر کے آنے والے خدام و اطفال کو بھی خاص دعاؤں سے نوازا اور اس کے بعد امیر صاحب نے رقت آمیز دعا کروائی۔ اس طرح خدا کے فضل سے یہ اجتماع نہایت کامیابی سے دو دن جاری رہنے کے بعد اختتام پذیر ہوا اور خدام اور اطفال اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹتے ہوئے اور اگلے سال اجتماع میں جوش و خروش سے حصہ لینے کے مصمم ارادہ کے ساتھ اپنے گھروں کو روانہ ہوئے۔ الحمدللہ

(الفضل انٹرنیشنل 12۔ نومبر 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سائیکل

سائیکل جو روزمرہ زندگی میں ایک اہم سواری ہے کا آغاز تو اٹھارویں صدی میں ہوا لیکن سائیکل کی تاریخ میں اہم موڑ 1888ء میں آیا جب ڈن لوپ (Dunlop) نے ہوا بھرا ٹائر ایجاد کیا۔ اس دور میں جو سائیکل بنا اس میں اگلے ساٹھ یا ستر سال تک کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ یہ سائیکل سپیڈ کے اعتبار سے پرانے سائیکل سے تیز تھا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نکاح

○ عزیزہ نمود سحر بنت مکرم سعید احمد بٹ صاحب کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور کا نکاح ہمراہ مکرم آصف جمیل صاحب ابن جمیل احمد شیخ صاحب مرید کے مورخہ 7۔ نومبر 1999ء کو لاہور میں محترم محمد امتیاز خالد صاحب مربی سلسلہ نے بحق مہر ایک لاکھ پچاس ہزار روپے پڑھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتے کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ (آمین)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نکاح و تقریب شادی

○ مکرم رانا سلطان احمد خاں صاحب ابن مکرم اقبال احمد خاں صاحب مرحوم چک نمبر 549/EB ضلع وہاڑی کا نکاح ہمراہ مکرم فرخندہ خانم بنت مکرم فضل احمد خاں صاحب مرحوم کے ساتھ مورخہ 19۔ نومبر 1999ء کو مکرم منور احمد قمر مربی سلسلہ بورے والا نے بحق مہر/30000 روپے پڑھا۔

اسی روز تقریب رخصتانہ عمل میں آئی اور مکرم محمود احمد صاحب منیب مربی دعوت الی اللہ نے دعا کروائی۔

20۔ نومبر 1999ء کو مکرم سلطان احمد خاں صاحب نے دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت کے علاوہ گاؤں کے غیر از جماعت دوستوں نے بھی شرکت کی۔

دولہا دلہن۔ مکرم رانا افضال احمد خاں صاحب نمبردار و صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 549/EB کے بھتیجا و بھتیجی ہیں۔

عزیزہ فرخندہ خانم کے والد مکرم رانا فضل احمد خاں صاحب مرحوم ایک پر جوش داعی الی اللہ تھے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے آمین

دعائیہ تقریب

○ مجلس خدام الاحمدیہ ضلع گوجرانوالہ نے 26۔ نومبر 99ء کو بعد نماز جمعہ مکرم راجہ منیر احمد خان صاحب سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کو الوداع کہنے اور مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب حالیہ صدر مجلس کو خوش آمدید کہنے کے لئے ایک دعائیہ تقریب منعقد کی جس میں امیر صاحب ضلع گوجرانوالہ اور مرکزی مہمانوں نے بھی شرکت فرمائی۔ مکرم قائد صاحب ضلع نے سپاسنامہ پیش کیا۔ اور سابق صدر صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے نئے صدر مجلس کو ہر ممکن تعاون کا یقین دلایا۔

درخواست دعا

○ مکرم کلیم احمد طاہر صاحب مربی سلسلہ وکالت وقف نو کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے ساڑھے تین ماہ کے بعد ہسپتال سے گھر آگئے ہیں زخم ابھی پوری طرح مندمل نہیں ہوئے احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم مربی صاحب کو جلد شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

○ مکرم محمد شعیب طاہر صاحب مربی سلسلہ کے والد مکرم محمد ابراہیم حنیف صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ فوراً فضل عمر ہسپتال میں داخل کروایا گیا ہے C.C.U میں داخل ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

○ مکرم اثمار احمد صاحب ایڈووکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور بیمار ہیں ان کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ محترمہ احمد بی بی صاحبہ اہلیہ قریشی بشیر احمد صاحب سیالکوٹی حال دارالفتوح ربوہ بیمار ہیں۔ ذہنی مریضہ ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم رشید احمد سروعہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کا نواسہ عزیز ریحان احمد ابن نعیم احمد (حال ہالینڈ) بعمر 9 سال ربوہ میں کوارٹر تحریک جدید میں سائیکل سے گر گیا جس سے ان کی بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ احباب کرام سے عزیز کی جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گمشدہ کاغذات

○ ایک دوست کی گاڑی کے کچھ کاغذات گم ہو گئے ہیں اگر کسی کو ملیں تو دفتر صدر عمومی میں جمع کروادیں۔

(صدر عمومی)

اعلان

○ انٹرنیشنل سینٹر فار جینٹیک انجینئرنگ اینڈ بایو ٹیکنالوجی۔ اٹلی۔ مندرجہ ذیل کورسز کروا رہی ہے۔ ہر کورس کا دورانیہ مختلف دنوں پر مشتمل ہے۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 15۔ دسمبر 99ء ہے۔

Biosafety Rna-structure and Function- Bacterial Genetics- Bio-informatics

ان تمام کے بارے میں معلومات اس ایڈریس پر لکھ کر منگوائی جاسکتی ہیں۔

Ms. ELISBETTA LIPPOLIS
ICGEB, PADRICIANO 99
TRIESTE 3401 - ITALY
WEB: http://www.icgeb.trieste.it
Email: covrses@icgeb.trieste.it

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

چیچنیا پر خوفناک بمباری

چیچنیا کے عوام پر ہر آنے والا دن نئی قیامت لاتا ہے۔ گزشتہ روز روس کی فوجوں نے گروزنی پر خوفناک بمباری کی جس سے 500- افراد ہلاک ہوگئے۔ دارالحکومت کے شہری سفید جھنڈے ہاتھوں میں پکڑے گھروں سے نکلنا شروع ہو گئے۔ روسی فوج نے حملے میں لڑاکا طیارے، ملٹی بیرل لانچر، توپخانہ، ٹینک اور میزائل استعمال کئے۔ زبردست فوجی قوت اور حملہ کے باوجود گروزنی کا محاصرہ کرنے میں روس کو بدستور ناکامی کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ چیچن صدر ارسلان مسخادوف نے الزام لگایا ہے کہ چیچن جانبازوں کے خلاف کیمیائی ہتھیار استعمال کئے جارہے ہیں۔

اسلام پسند افسران نکال دیئے گئے

ترک فوج سے 23- اسلام پسند افسروں کو نکال دیا گیا۔ ان پر اسلامی جماعتوں سے رابطہ رکھنے کا الزام تھا۔ اب تک فوج سے 400- افسران کو اسی الزام میں برطرف کیا جا چکا ہے۔

مجاہدین کے حملے

کشمیری مجاہدین نے حملہ کرکے 15- بھارتی فوجی ہلاک اور 30 کو زخمی کر دیا۔ بیرکس اور گاڑیاں تباہ کر دی گئیں۔ راجوری کی تحصیل تھنہ میں مجاہدین نے راشٹریہ رائفلز کی پوسٹ راکٹوں کے حملے سے تباہ کر دی۔ 4 فوجی ہلاک ہوگئے۔

بھارتی فوج میں اختلافات

مسلح افواج اور وزارت دفاع میں اختلافات نے شدت اختیار کر لی ہے۔ نیوکلیائی ہتھیاروں اور بجٹ معاملات پر اختلاف ہے۔ فوج کا کہنا ہے کہ سویلین افراد کا غلبہ قبول نہیں۔ افسروں کی تقرری یا ترقی میں کابینہ کے فیصلے قبول نہیں۔

بھارتی عدلیہ کرپٹ اور سست

بھارت کے وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی نے اپنے ملک کی عدلیہ کو کرپٹ اور سست قرار دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ملک بھر کی عدالتوں میں بیس ملین سے زائد مقدمات زیر التوا ہیں اس سے عوام عدم اطمینان کا شکار ہیں۔ بھارتی سپریم کورٹ کی سلور جوبلی تقریب کے موقع پر انہوں نے کہا کہ یہ عوام کی توہین کا مرتکب ہو رہا ہے۔ میں عوامی نمائندہ ہونے کے ناطے عوام کی ترجمانی کا حق ادا کرنے کا پابند ہوں۔

ترکی میں ایک اور زلزلہ

ترکی میں 12- نومبر کو آنے والے زلزلے میں مرنے والوں کی تعداد 760 ہو گئی ہے۔ 80 ہزار افراد بے گھر ہو گئے ہیں۔ ہسپتالوں میں داخل زخمیوں کی تعداد پانچ ہزار ہو چکی ہے۔ 16- ہزار مکانات اور ایک ہزار دفاتر بھی تباہ ہو گئے۔

امریکی شہری لیبیا میں محفوظ ہیں

امریکی شہری لیبیا میں زیادہ محفوظ ہیں۔ یہ دلچسپ تبصرہ لیبیا کے صدر معمر القذافی نے اس وقت کیا جب وہ امریکی حکومت کے اس اقدام پر تنقید کر رہے تھے جس کے تحت امریکہ نے اپنے شہریوں کو لیبیا جانے سے روک دیا تھا۔ صدر قذافی نے کہا کہ امریکی شہری لیبیا میں کئی امریکی ریاستوں کی نسبت زیادہ محفوظ ہیں۔

چین میں کوئلے کی کان میں دھماکہ

چین میں کوئلے کی کان میں دھماکے سے 78- افراد ہلاک ہو گئے۔ دھماکہ اتنا زوردار تھا کہ کان کا ایک حصہ تباہ ہو گیا۔ متعدد افراد ابھی تک ملبے تلے دبے پڑے ہیں۔ امدادی ٹیموں نے لاشیں نکالنے کا کام شروع کر دیا ہے۔

نائیجیریا میں نسلی فسادات

نائیجیریا کے دارالحکومت لاگوس کے بعض حساس مقامات پر کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ سڑکوں پر جلی ہوئی اور کٹی پھٹی لاشیں پڑی ہیں گزشتہ دو دنوں سے نسلی فسادات کے باعث درجنوں افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ شام سے صبح تک کے کرفیو کے بعد حالات پرامن ہو گئے۔

PHILIPS
سمارٹ الیکٹریکل انٹر پرائزز
P.A. 'C.C.T.V. سسٹم سیکیورٹی سسٹم۔ سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5- بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
فون 051-2650347

سکرین پرنٹنگ کی دنیا میں ایک منفرد اور جانا پہچانا نام
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس، سٹکرز، مونوگرامز، کلاک ڈائلز، شیلڈز، اور بہت کچھ جو آپ چاہیں سکرین پرنٹ کیا جاتا ہے۔
لاہور فون: 5150862-5123862 ای میل: knp@nexlinx.net.pk

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خاں
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

آپ کی خدمت ہمارا نصب العین ہم خدمت کرتے ہیں بزنس نہیں کرتے
اندرون و بیرون ملک ڈائریکٹ ڈائلنگ سسٹم - عورتوں کیلئے پردے کا علیحدہ انتظام
السید کال پوائنٹ نزد چوک خانووالا- لاہور روڈ- شیخوپورہ
پروپرائٹر: سید عارف شاہ فون 04931-610194

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 29 نومبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت درجے سنٹی گریڈ
منگل 30۔ نومبر۔ غروب آفتاب۔ 5-06
بدھ یکم۔ دسمبر۔ طلوع فجر۔ 5-22
بدھ یکم۔ دسمبر۔ طلوع آفتاب۔ 6-48

دو ٹرینیں دو بسوں سے ٹکرا گئیں

رانی پور (سندھ) اور فیصل آباد میں دو ٹرینیں دو بسوں سے ٹکرانے سے 20۔ افراد ہلاک اور 76 زخمی ہو گئے۔ کراچی سے سکھر جانے والی خیبر میل نے رانی پور ریلوے کراسنگ پر بس کو کچل دیا۔ یہ حادثہ اڑھائی بجے رات خیرپور کے قریب پیش آیا آٹھ افراد نے موقع پر ہی جان دے دی۔ لاشوں کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے زخمیوں کی چیخ و پکار کے باعث قیامت صغریٰ کا منظر تھا۔ بس دو ٹکڑے ہو گئی۔ ٹرین ملبے کو گھسیٹتے لے گئی۔ دونوں گیٹ مین اور ٹرین ڈرائیور گرفتار کر لئے گئے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ ریلوے پھاٹک موبائل پولیس نے زبردست کھلوائے پیچھے بس آرہی تھی اس نے گذرنے کی کوشش کی تو حادثہ ہو گیا۔۔ دوسرے حادثہ میں ڈیرہ اسماعیل خان سے لاہور آنے والی بس فیصل آباد بائی پاس پر سالاروالا کے قریب کھلے پھاٹک پر کراچی جانے والی ٹرین سے ٹکرا گئی۔ 5۔ افراد ہلاک ہو گئے۔

ابھی نہیں سوچا

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف کا ایک انٹرویو ٹائم نے شائع کیا ہے جس میں ان سے سوال کیا گیا کہ اگر نواز شریف کو پھانسی کی سزا ہوئی تو کیا اس پر عمل کریں گے؟ چیف ایگزیکٹو نے جواب دیا کہ "ابھی نہیں سوچا" نہوں نے واضح کیا کہ نواز شریف کیس میں میری کوئی ذاتی دلچسپی نہیں۔ قانون اپنا کام کر رہا ہے۔ کسی طرح کی دخل اندازی نہیں کر رہا۔ پہلے ہی کہ دیا تھا عدلیہ پر دباؤ نہیں ڈالوں گا۔ حقائق جاننے کا موقع دیں گے۔ مخالف فریق کو صفائی کا پورا حق دیا جا رہا ہے۔ میرا موقف درست ہے۔ کوئی تنقید کرتا ہے تو مجھے اسکی کوئی پرواہ نہیں۔

احتساب مزید تیز کیا جائے

چیف ایگزیکٹو جنرل پرویز مشرف نے کہا ہے کہ بدعنوان عناصر کو کیفر کردار تک پہنچانے کے لئے احتساب مزید تیز کیا جائے۔ جنرل مشرف کی زیر صدارت اعلیٰ سطحی اجلاس میں احتساب کے عمل کا جائزہ لیا گیا۔ چیف ایگزیکٹو نے مجموعی کارکردگی پر اظہار اطمینان کیا۔

بارش والی ہوائیں پاکستان میں

بارش والی ہوائیں پاکستان میں داخل ہو گئی ہیں۔ ایک دو روز تک ملک بھر میں بارش کا امکان ہے اس سے موسم اور گندم کی فصل پر اچھا اثر پڑے گا۔

برطانیہ کی پاکستان کی حمایت کیلئے شرائط

برطانیہ نے کہا ہے کہ اگر پاکستان سی ٹی بی ٹی پر دستخط کردے اور اسامہ کی گرفتاری میں مدد دے تو کرپٹ نواز حکومت کی بحالی کی حمایت نہیں کریں گے۔ قرضوں کی وصولی اور بدعنوان سیاستدانوں کی گرفتاری کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

عدلیہ آئین کے ساتھ ہے

سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس سعید الزمان صدیقی نے کہا ہے کہ عدلیہ کسی فرد کے ساتھ نہیں آئین کے ساتھ ہے۔ ان سے کہا گیا کہ آئین تو معطل ہے۔ پی سی او (عبوری آئین حکم) نافذ ہے۔ کیا آپ پی سی او کے ساتھ ہیں۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا کوئی جواب نہیں دوں گا۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا ججوں کو پی سی او کے تحت حلف اٹھانا چاہئے۔ فاضل چیف جسٹس نے کہا جواب نہیں دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومتی سیٹ اپ سے تصادم کا کوئی امکان نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ نو تشکیل شدہ احتساب عدالتوں کے فیصلوں کی ہائی کورٹوں میں اپیل ہو سکے گی۔

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی
کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک
نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر۔ حضور ایدہ تعالیٰ کی ہومیو پیتھک کتاب اور 117۔ ادویات دستیاب ہیں

HEWLETT PACKARD
Genuine Spare Parts
media FRIENDS
Computer Sales & Service
Suite # Hurmaz Plaza, University Road, Peshawar. Ph:42193, 844988
Web site http://mediafriends. pagehub.com E-mail: mediafriends@yahoo.com

صرف دانت بنائے جاتے ہیں
نذیر ڈینٹل لیبارٹری
نزد رفیق ہسپتال۔ منڈی بہاؤالدین
فون 0456-502129 رہائش 503667

COMPUTER WORLD
DEALS IN: Computer Hardware, Service & Software Development,
Head Office: 26, Gul Haji Plaza, University Road Peshawar Ph.091-844375,42093
FAX: 091-844375
Lahore Office: 54G Gulberg Centre Gulberg, Lahore Ph: 042-5758854

گرتے بال، گنجا پن! بالچر
سر کی خشکی، سکری کو دور کر کے بالوں کو صحت مند گھنے اور لمبے کرتا ہے۔ گنجا پن اور بالچر کے لئے مفید ترین ہے — Arnica Hair Oil Rs. 40/-
بالچر، سر، داڑھی یا مونچھوں کے بالوں میں خلا کیلئے مفید کیپسولز — Alopecia Cure Rs. 25/-
خشکی، بالوں میں سکری کیلئے مفید کیپسولز — Dandruff Cure Rs. 25/-
گرتے بالوں، گنجا پن، پتلے بالوں کو مضبوط گھنے اور لمبا کرنے کا کورس — Falling Hair Course Rs. 65/-
فون کلینک 771-419
ہیڈ آفس 213156
سیلز 211283
کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل۔ ربوہ

WORLD'S NO:1 OFFICE PRODUCTS
SHARP
Full line up
Authorised Sales & Service
INTERNATIONAL BUSINESS PRODUCTS (PVT) LTD.
IBP
40, Hurmaz Plaza, Jamrud Road, Peshawar.
Tel:(0910 840811-22-33, Fax:(091) 44458
Head Office: Karachi. Tel: 4310940-2,
Lahore: Tel: 6307563, Islamabad: Tel: 822863

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
قابلِ اعتماد مفید و مجرب ادویہ
اکسیر اولادِ نرینہ کورس — حبوبِ مفید اٹھرا — عنبرین — لیکوریِن
معینِ حمل — زدجام عشق خاص — سونے چاندی کی گولیاں — شباب آور موتی
نواب شاہی گولیاں — تریاقِ جریان — جوہرِ حیات — سفوفِ تولیدی
شاہانی — قرصِ نور — اکسیرِ اطفال — بچوں کی چونڈی
رفیقِ اطفال — تریاقِ معدہ — تریاقِ دمہ — تریاقِ بواسیر
حبِ جدوار — حبِ ہمزاد — راحتِ جان — رفیقِ دماغ
دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ رجسٹری ۱۹۹۹ء مع مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پرچہ تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔
ناصر دواخانہ ربوہ رجسٹرڈ
PHONES: (04524) 211434-212434 FAX: 534

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61